ماہ محرم الحرام
اور
اسکی بدعات

مولانا عبدالستار ممیانوی جہلمی خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث خورد جہلم

عاشوراء کا روزہ :

عاشوراء کا روزہ رکھنا باعث اجر و ثواب ہے ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " عن ابی قتادۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صیام عاشوراء فقال یکفر السنۃ الماضیۃ " (رواہ مسلم) یعنی حضرت قتادۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عاشوراء کا روزہ رکھنا کیسا ہے ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ ایک سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں ۔ ابن ماجہ کی ایک روایت میں یوں ہے کہ آئندہ سال کے بھی گناہ معاف ہوجاتے ہیں ۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں یہودیوں کو عاشوراء کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو پوچھنے پر انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہماری نجات کا دن ہے اس دن بنی اسرائیل کو اللہ تعالی نے فرعون سے نجات دلائی تھی اس دن حضرت موسی علیہ الصلاۃ والسلام نے شکریہ کا روزہ رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ ہم تم سے زیادہ موافقت رکھنے کے حق دار ہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرامؓ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا (بخاری و مسلم)

عاشوراء کا دن کون سا ہے ۔ ؟

ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس پر سیر حاصل بحث کی ہے آپؒ فرماتے ہیں بعض کے نزدیک محرم

کی دسویں تاریخ ہے اور بعض کے نزدیک محرم کی نویں تاریخ ہے ۔ ابن حجرؒ نے بحث کے دوران اپنا خیال اس طرح بیان کیا ہے (روی مسلم من حدیث الحکم بن الاعرج انتھیت الی ابن عباس و ھو متوسد ردائہ فقلت اخبرنی عن یوم عاشوراء قال اذا رایت ھلال المحرم فاعدد واصبح یوم التاسع صائما فقلت اھکذا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم قال نعم) یعنی حکم بن عرج فرماتے ہیں کہ میں ابن عباسؓ کے پاس گیا اور یوم عاشوراء کے متعلق عرض کی تو آپؓ نے فرمایا جب تو محرم کا چاند دیکھے تو دن شمار کر اور ۹ تاریخ کو تو روزہ کی حالت میں ہو میں نے کہا کیا ایسا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ؟ تو آپؓ نے فرمایا ، جی ہاں ۔

علامہ ابن حجرؒ یہ حدیث درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں (وھذا ظاہرہ ان یوم عاشوراء ھو التاسع) یعنی اس سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یوم عاشوارہ ۹ محرم ہے ۔ واللہ اعلم ، علامہ شوکانیؒ بھی امام ابن حجرؒ کے فیصلہ کو ہی پسند فرماتے ہیں (نیل الاوطار للشوکانی ص ۲۸۱ ۔ ۲۸۲)

ایک اور روایت میں اس طرح آیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو عاشوارہ کے روزے کا حکم دیا تو صحابہؓ نے عرض کی کہ اس دن یہود اور نصاری روزہ رکھتے ہیں اور اس دن کی انتہائی تعظیم کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اذا کان عام المقبل ان شاء اللہ صمنا الیوم التاسع) آئندہ سال ہم نو محرم کو روزہ رکھیں گے ۔ لیکن خدا کی شان آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے اور عاشوراء کا دن نہ پایا (مسلم) ایک روایت میں اس طرح بھی آیا ۔ صوموا یوم عاشوراء و خالفوا الیھود صوموا قبلہ یوماً وبعدہ یوماً (رواہ احمد) یعنی عاشوارہ کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو ، ایک دن پہلے اور ایک دن اس کے بعد روزہ رکھ لیا کرو ۔ یعنی ۹ محرم اور ۱۰ محرم کا یا ۱۰ محرم اور ۱۱ محرم کا روزہ رکھ لیا کرو ۔ یعنی دو روزے رکھا کرو ۔ چونکہ اس طرح سے یہود کی مخالفت اچھی طرح سے ہوسکتی ہے (واللہ اعلم)

بدعات محرم

اس مہینہ میں روزے رکھنے کی بجائے بعض لوگ بہت سی بدعات میں مشغول نظر آتے ہیں مثلاً نوحہ خوانی ، ماتم و گریہ زاری ، تعزیہ ، گھوڑے کی رسم ۔ شادی بیاہ نہ کرنا ، سوگ منانا ۔ سبیلیں لگانا ، حسینؓ کی نذرو نیاز بانٹنا ، اشیاء زینت ترک کرنا ، ڈھول بجانا ، آگ میں اچھلنا کودنا اور اپنے جسم پر چھریوں کا مارنا اور قبرستان میں جاکر قبروں پر نئی مٹی ڈالنا اور وہاں قرآن خوانی کرنا وغیرہ تمام بدعات میں سے ہیں اور خصوصی طور پر مرثیہ پڑھنا شام غریباں کرنا ، محفل سماع کا انعقاد کرنا صحابہ کرامؓ پر تبرا بازی کرنا پرلے درجہ کے بڑے گناہ ہیں بعض تو ان میں سے گناہ کبیرہ ہیں اللہ تعالی

بدعات اور خرافات سے بچائے ۔ آمین ثم آمین ۔

ان بدعات کا تفصیلی تذکرہ (تعزیہ)

سب سے پہلے تعزیہ اور اسکی تعریف ۔ تعزیہ کے لغوی معنی تو کسی مصیبت زدہ کو صبر کی تلقین کرنا ہے اور اسکے دکھ درد میں شریک ہونا ہیں تاکہ اسے تسکین ہو ۔

شریعت میں اس کے معنی اس طرح ہیں کہ کسی کہ مرنے پر صرف ۳ دن تعزیت کرنا جس میں رونا ہے نہ پیٹنا ، چیخنا ہے نہ چلانا ، نہ کپڑے پھاڑنا ہے نہ گریبان چاک کرنا ، نہ بال نوچنا اور نہ ہی سینہ کوبی کرنا اور نہ ہی زانوں پر ہاتھ مارنا اور نہ رخسار پیٹنا ؛ نہ اجتماع و اہتمام اور نہ ہی جزع و فزع کی ضرورت ہے ۔ یہ سب خرافات میں سے ہیں اور جاہلیت کی رسومات ہیں ۔لیکن جس کو عرف عام میں خصوصاً محرم میں تعزیہ نکالنا کہتے ہیں وہ حضرت حسینؓ کے مقبرہ کا نمونہ بنا ہوا ہوتا ہے ۔ بانس کی تیلیوں کا ڈھانچہ سا بناکر اور خوشنما رنگ کے کاغذ چپکائے جاتے ہیں اور اس کے اندر ایک مصنوعی قبر بنائی ہوئی ہوتی ہے جس پر پھول دار چادر چڑھی ہوتی ہے اور یہ ماڈل گنبد نما سا ہوتا ہے بس پھر کیا ہے اس پر ہر طرح کے نذرانے چڑھائے جاتے ہیں اور ہزاروں مرد و خواتین اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوجاتے ہیں اور جھک جھک کر سلام پیش کرتے ہیں کوئی اولاد مانگتا ہے کوئی ترقی چاہتا ہے اور بعض لوگ اس تعزیے کے نیچے سے گزرتے ہیں تاکہ ہم امام صاحب کی پناہ میں آجائیں ، ہماری اولاد کو کوئی نقصان نہ پہنچے وغیرہ اور یہ سب مصنوعی کام کرتے ہیں جوکہ شرک ہے ۔ اس طرح کی رسوم تو ھنود میں پائی جاتی ہیں نہ کہ مسلمانوں میں ۔ نعوذ باللہ من ذلک اسکی تفصیل تحفہ اثنا عشریہ مصنف علامہ عبدالعزیزؒ دھلوی ملاحظہ فرمائیں کچھ لوگ تو اسے سجدہ بھی کرتے ہیں ۔

تاریخ تعزیہ اور موجد تعزیہ

ان رسومات کا تذکرہ نہ قرآن میں ہے اور نہ ہی حدیث میں اور نہ آئمہ اہل بیت کی تعلیم ہے ۔ ان رسومات کی موجد مخصوص قوم ہی ہے جنہیں دنیا جانتی ہے ۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اسکا تذکرہ تاریخ الخلفاء میں کیا ہے ۔ آپ فرماتے ہیں سنہ ۳۴۱ ہجری میں ایک قوم تناسخ کی قائل تھی ان میں سے ایک شخص نے دعوی کردیا کہ میرے اندر حضرت علیؓ کی روح حلول کر آئی ہے اور اسکی بیوی نے کہا میرے اندر حضرت فاطمہؓ کی روح حلول کر آئی ہے ۔ ان ہی میں سے ایک شخص نے دعوی کردیا کہ میں ہی جبرائیل ہوں یہ تمام باتیں خلیفہ تک پہنچا دی گئیں تو خلیفہ نے ان تینوں کیلئے سزائیں تجویز کیں لیکن معزالدولہ نے نہایت ہی چالاکی سے ان باتوں کو اہل بیت کی طرف منسوب کردیا تاکہ

اس سزا سے بچ جائیں اور یہ لعنتی کام مغزالدولہ کے ہیں (تاریخ الخلفاء للسیوطیؒ ص ۲۷۷)

چنانچہ تعزیہ کا موجد معز الدولہ اور اس کا بیٹا عزالدولہ ہے ۔ ہدیہ مجیدیہ تحفہ اثناء عشریہ میں ہے کہ (مختار بن عبید شیعی نے بنام تابوت سکینہ جناب امیر کی کرسی کی پرستش شروع کروی حالانکہ یہ کرسی امیر کی نہ تھی بلکہ طفیل بن جندہ کسی روغن فروش کی دوکان سے اٹھا لایا تھا (ھدیہ مجیدیہ ص ۴۲) چنانچہ علامہ عبدالکریم شھرستانی نے اپنی مشہور و معروف کتاب " الملل و النحل " ص ۸۴ میں لکھا ہے کہ یہ ایک پرانی کرسی تھی جس پر مختار ثقفی نے ریشمی غلاف چڑھا کر خوب آراستہ کیا اور کہا کہ مجھے یہ حضرت علیؓ کے گھر سے ملی ہے ۔ جب کسی دشمن سے جنگ ہوتی تو اسے صف اول میں لاکر رکھ دیتے اور لشکر سے کہتے آگے بڑھو ، فتح و نصرت تمہارے ساتھ ہے یہی تابوت سکینہ ہے ۔

اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے صاحب " تذکرہ الکرام " فرماتے ہیں ۔ دراصل تعزیہ کی ابتداء یہاں سے ہی معلوم ہوتی ہے جو بعد میں بت پرستی میں تبدیل ہوگئی ۔ ہندوستان میں بھی تعزیہ کی وجہ یہی بتائی جاتی ہے ۔ تیموری عہد میں باوشاہ اور وزراء بیگمات نیز اہل لشکر شیعہ تھے اور ہندوستان میں سلطنت و جنگ کے انتظامات کے باعث ہر سال کربلائے معلی نہیں جاسکتے تھے یہ شکایت باوشاہ کے گوش گذار کی گئی تو امیر تیمور نے کربلا سے حضرت حسینؓ کے روضہ کی نقل حاصل کرکے اسکو تعزیہ کی صورت میں تیار کیا یا کرایا تاکہ اہل ہند کے شیعہ یہاں ہی زیارت کا ثواب حاصل کرلیا کریں جس نے یہ صورت اختیار کرلی جو کہ اب مروج ہے چنانچہ شیعی مؤرخ تلخیص مرقع کربلا ص ۸۲ پر تیمور باوشاہ کو ہی ان تقریبات کا موجد ٹھہراتا ہے اسی طرح مولوی خیرات احمد وکیل شیعہ نے اپنی کتاب "نور ایمان" میں محرم کے اعمال بیان کئے ہیں ص ۴۳۲ تا ص ۴۸۴ تک ان رسومات کا ذکر کیا ہے ۔ الغرض تعزیہ کے بانی مبانی اور اسکی معاونت کرنے والے اور تصدیق کرنے والے سب شیعہ حضرات تھے ۔

گویا صدیوں بعد تعزیہ کی یہ رسم نکالی گئی جسکا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ یہ شرک ہے قرآن مجید میں ہے ۔ (اتعبدون ما تنحتون) یعنی جس چیز کو تم خود بناتے ہو پھر اسی کو پوجتے ہو ۔ کیا یہ شرک نہیں ہے ؟

نوحہ و ماتم

نوحہ کرنا شرعاً حرام ہے جوکہ گناہ کبیرہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والے کو اپنی امت سے خارج سمجھا ہے ۔ مثلاً ۔ " لیس منامن ضرب الخدود و شق الجیوب و دعا بدعوی الجاھلیة "(بخاری ومسلم)" انا بری ممن حلق و صلق و خرق (بخاری و مسلم) لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحة و المستمعة (ابوداؤد) ترجمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو ماتم کرے ، گریباں پھاڑے ، منہ پر طمانچے مارے ، مصیبت میں بال نوچے ، سینہ کوبی کرے وہ میری امت سے نہیں ہے ۔ اسی لئے محدثین نے لکھا ہے ۔ قد اجتمعت الامة علی تحریم النوح " یعنی تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ نوحہ کرنا حرام ہے (نیل الاوطار للشوکانی)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ اور ماہ محرم

آپؒ اپنی مشہور منہاج السنۃ میں فرماتے ہیں اس سے بھی زیادہ قبیح اور گناہ کبیرہ یہ ہے کہ رافضی لوگ عاشوراء کے روز ماتم کرتے ہیں اور نوحہ کے شعر پڑھتے ہیں اور اس روز پیاسے رہتے ہیں اور اپنے رخسار پیٹتے ہیں گریبان پھاڑتےہیں اور چلاتے ہیں اور یہ عاشوراء کے دن رافضیوں کی معروف بدعات میں سے ہیں ۔ مختصر یہ کہ نوحہ خوانی ، ماتم وغیرہ حرام ہے ۔

محرم میں اشیاء زینت کا ترک کرنا

بعض لوگ محرم میں زینت اور اچھا لباس چھوڑ کر اظہار غم کرتے ہیں ننگے سر رہنا اور پاؤں میں جوتا نہ پہننا یہ سب جاہلیت کی رسمیں ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے ۔ کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے پر تشریف لے گئے تو اس جنازہ کے ہمراہ بعض لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے چادریں اتار رکھی ہیں اور صرف کرتے پہنے ہوئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگ جاہلیت کا کام کرتے ہو یا جاہلیت کی رسم کی مشابہت کرتے ہو ؟ ۔ آپؐ کا فرمان سن کر لوگوں نے اپنی چادریں لے لیں اور اس کے بعد کبھی اس قسم کی کوئی رسم نہیں کی ۔ (مسند احمد)

مرثیہ خوانی

محرم کی بدعات میں سے یہ بھی ہے کہ لوگ ان دنوں مرثیہ خوانی کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا ہے چنانچہ حضرت ابن ابی آوفیؓ سے مروی ہے ۔ "نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المراثی" (ابن ماجہ) یعنی حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا ہے

پھر ستم یہ ہے کہ اسی مرثیہ خوانی میں صحابہؓ کو برا بھلا کہا جاتا ہے اسی سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں " لا تسبوا اصحابی " (بخاری و مسلم) یعنی میرے صحابہ کو برا مت کہو ۔ ایک اور حدیث میں یوں ارشاد ہے " اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذو ھم غرضاً من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم و من ابغضھم فببغضی ابغضھم " یعنی اللہ سے ڈرتے رہو میرے صحابہؓ

کو برا مت کہنا میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا کہ ان کی برائی کرو۔ جو ان کو دوست رکھے گا۔ وہ میرے سبب ہی ان کو دوست سمجھے گا اور جو ان سے دشمنی کرے گا تو وہ گویا مجھ سے ہی دشمنی کررہا ہے۔

(ترمذی ، مسند احمد)

مرثیہ سننا بھی جرم ہے

ایسی مجالس میں جاکر مرثیہ سننا دو حال سے خالی نہیں اگر مرثیہ سچا نہ ہو جھوٹ اور افتراء پر مبنی ہو اور اس میں بزرگوں کی تحقیر کی جارہی ہو تو ایسی مجالس میں جانا اور مرثیہ سننا حرام ہے اور گناہ ہے اسی قسم کی مرثیہ خوانی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے (جیسا کہ اوپر حدیث بیان ہوچکی ہے)

نمبر ۲ اگر اس مرثیہ کو سنا جائے تو مخصوص اجتماع جیسے بدعتی کرتے ہیں تب بھی نہیں سننا چاہیے ورنہ بدعتی لوگوں کے مشابہ ہوجائیں گے (من تشبہ بقوم فھو منھم) ابوداؤد) اور مسند دیلمی میں ایک حدیث اس طرح آئی ہے " من کثر سواد قوم فھومنھم ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمل " یعنی جو شخص کسی قوم کے مجمع کو بڑھائے وہ اسی میں سے ہوگا اور جو کسی قوم کے کام کو پسند کرے وہ اس کام کرنے والے کا شریک ہوگا۔ نیز یاد رہے مرثیہ پڑھ کر اجرت لینا بھی حرام ہے (تحقیق کیلئے فتاویٰ عزیزیہ جلد اول ص ۱۷ ملاحظہ فرمائیں ۔)

غیراللہ کے نام کی نذر و نیاز

بعض لوگ ان دنوں میں خصوصاً حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کی نذر دیتے ہیں جوکہ حرام ہے قرآن میں ارشاد ہے۔

(انما حرم علیکم المیتۃ و الدم و لحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ)

یہ آیت ہر اس نذرو نیاز پر شامل ہے جو بھی چیز غیر اللہ کے نام پر دی جائے خواہ وہ کھانے والی ہو یا پینے والی ہے سب حرام ہے اور شرک ہے ۔

اور بعض لوگ تو تعزیہ کے سامنے کھڑے ہوکر فاتحہ پڑھتے ہیں یہ بھی بدعت ہے اسی طرح شربت کی سبیلیں لگانا اور طرح طرح کے پکوان تقسیم کرنا وغیرہ سب حرام ہیں یہ عمل کرنے والے گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں ۔ اور بعض لوگ ڈھول ، طبلہ ،چھریوں سے ماتم کرتے ہیں سب خرافات اور بے ہودہ رسمیں ہیں ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے ۔ اس دن کوئی علم نکالتا ہے کوئی گھوڑا سجا کر چل رہا ہے جسے ذوالجناح کہتے ہیں ستم یہ ہے کہ کئی لوگ اس گھوڑے کے نیچے سے گزرتے ہیں کہتے

ہیں یہ تبرکات میں سے ہے لعنة الله علی الکاذبین۔

بعض لوگ موضوع (من گھڑت) روایت بیان کرتے ہیں کہ مثلاً عاشوراء کی رات کو آنکھوں میں سرمہ لگانے سے آنکھوں میں درد نہیں ہوتا اور جو غسل کرے وہ سارا سال بیمار نہ ہوگا وغیرہ سب موضوع، جھوٹی اور بناوٹی روایات ہیں ان کی نہ سند ہے اور نہ کوئی راوی ہے۔

قبرستان میں قرآن خوانی، قبروں پر مٹی ڈالنا، شادی نہ کرنا

کئی لوگ عاشوراء کے دن قبرستان میں جاکر قرآن خوانی کرتے ہیں یہ بھی ناجائز اور بدعت ہے نہ فرمان رحمنٰ ہے اور نہ ہی فرمان رسولؐ ہے نہ ہی کسی صحابیؓ سے ثابت ہے۔

بعض لوگ اس دن قبروں پر مٹی ڈالتے ہیں یہ بھی بدعت ہے محرم میں اس دن قبروں پر مٹی ڈالنا کہیں بھی ثابت نہیں ہے یہ سب خرافات ہیں۔ امام بیہقیؒ نے اپنی سنن میں اس طرح باب باندھا ہے، قبروں پر زیادہ مٹی نہ ڈالی جائے کہیں قبر اونچی نہ ہو جائے۔ اس کے بعد حدیث درج کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن موسیٰؒ نے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر پر عمارت نہ بنائی جائے اور اس پر مزید مٹی نہ ڈالی جائے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر مزید مٹی نہیں ڈالنی چاہیے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

اس مہینہ میں بعض لوگ شادی بیاہ کرنا معیوب سمجھتے ہیں یہ عقیدہ بھی باطل ہے اسلام میں کہیں بھی ممانعت نہیں آئی شادی بیاہ نہ کرنے کی علت یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ دن سوگ کے ہیں مسئلہ تو یہ ہے کہ اگر کسی کا عزیز فوت ہوجائے تو اسکا سوگ تین دن ہے اسکے بعد کچھ نہیں اور جس عورت کا خاوند فوت ہوجائے وہ اپنے خاوند کے لیے چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ یہ اصل مسئلہ ہے۔ اس کے علاوہ مؤرخین نے لکھا ہے کہ قاسم بن حسنؒ اور سکینہ بی بی کی شادی ماہ محرم میں ہی ہوئی تھی اور اسے شیعہ حضرات بھی تسلیم کرتے ہیں۔

اہم شخصیات کے ایام ولادت یا وفات پر سرکاری چھٹی؟

کسی نبیؑ کے یوم ولادت یا یوم وفات پر سرکاری طور پر چھٹی کا اعلان اور کاروبار مکمل بند یا کسی ولیؒ، صحابیؓ وغیرہ کے یوم ولادت یا یوم وفات پر چھٹی کرنا وغیرہ قرآن و حدیث میں اسکا کوئی ثبوت نہ ہے۔ یہ سب بناوٹی باتیں ہیں ان کا تعلق اسلام سے نہیں ہے۔

صرف دس دن گانا وغیرہ سننے سنانے پر پابندی ؟

اس مہینہ میں گاڑیوں بسوں وغیرہ میں گانے وغیرہ بند کردیئے جاتے ہیں اور ریڈیو ٹی وی پر بھی اس قسم کے گانے روک دیئے جاتے ہیں۔ یہ کیسا دھوکہ ہے اصل بات تو یہ ہے کہ گانا سننا ہی حرام ہے اور اسے حدیث میں بھی بدکاری کا منتر کہا گیا ہے گانا تو خواہ ماہ محرم الحرام ہو یا نہ ہو ویسے ہی حرام ہے اسمیں محرم کے دنوں میں بند کرنے کی کونسی خصوصیت ہے ؟ یہ صرف جاھلیت ہے۔ حکومت وقت کو چاہیے کہ گانوں پر مکمل پابندی عائد کرے۔ کیونکہ اس سے معاشرہ تباہ ہورہا ہے۔ پھر خصوصی طور پر سیاہ رنگ کا لباس پہننا بھی جاہلیت ہے اور یہ علامت سوگ کی ظاہر کرتے ہیں تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ سیاہ رنگ کا لباس فرعون پہنتا تھا (کنز العمال لعلامہ علی المتقی الہندیؒ)

پھر کیا ہی ستم ہے آگ پر ماتم، کوئلوں پر چلنا، کودنا وغیرہ سب جاہلیت ہے۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں: آگ سے بچو خواہ کھجور کی گٹھلی ہی کیوں نہ ہو یعنی کھجور کی گٹھلی خیرات کرکے اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ اور یہ جیتے جاگتے آگ میں گھس رہے ہیں جس سے پناہ مانگی گئی ہے۔

اللھم انا نعوذبک من النار و من عذاب القبر و من اھل النار

اللہ تعالی ہم سب کو ہر قسم کی بدعات اور خرافات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن و سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین ثم آمین یا رب اللعلمین

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ نے کیا خوب کہا ہے:

غ غیر دے نال نہ جوڑ یاری، بعد نبیؐ دے ہور رسولؐ ناھیں
کیوں رسم محبوب دی چھوڑنا ایں من احکم تے کریں عدول ناھیں
باجھ نبیؐ دے کون توں لبھ لیا پھڑ عقل تے ہو جہول ناھیں
ڈھیر عملاں دے میر جے چا لاویں، باجھوں نبیؐ دی مہر قبول ناھیں